مالی استحکام کا جائزہ 2006ء

بینک دولت پاکستان
شعبۂ تحقیق

ٹیم

سربراہ

سحر بابر

محققین

جویریہ ہیثم

محمود الحسن خان

ڈاکٹر میاں فاروق حق

محمد مظہر خان

محمد شمیل اکبر

ریاض افضل

وحید اکرم بٹ

معاونینِ تحقیق

بشریٰ شفیق

عمران خان

مالی استحکام جائزہ ایک سالانہ مطبوعہ ہے، جو www.sbp.org.pk پر دستیاب ہے۔ اس کی کاپی حاصل کرنے کے لیے، جو اردو اور انگریزی دونوں میں علیحدہ علیحدہ دستیاب ہے، یا تبصرے کے لیے رابطہ کیجئے: شعبہ تعلقات عامہ، بینک دولت پاکستان، آئی آئی چندریگر روڈ کراچی۔

ترجمہ ٹیم

<u>نگراں</u>

محمد فاروق عاربی

<u>مترجمین</u>

سہیل انجم

شجاعت علی

منصور احمد

اظہار تشکر

ہم اقتصادی مشیر جناب ریاض ریاض الدین اور گورنر بینک دولت پاکستان ڈاکٹر شمشاد اختر کے بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے اس رپورٹ کی تیاری میں اپنے قابل قدر مشوروں سے نوازا اور رہنمائی فراہم کرنے کے علاوہ قدم بہ قدم ہماری حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

ہم جناب جمیل احمد ایگزیکٹو ڈائریکٹر بینکاری پالیسی و قواعد ضوابط، جناب اسد قریشی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر، جناب سلیمان چھاگلہ چیف رسک آفیسر، شعبہ بینکاری نگرانی، شعبہ اسلامی بینکاری اور شعبہ خرد مالکاری کے بھی شکر گزار ہیں جن کے مفید تبصروں سے رپورٹ کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ ان کے علاوہ شماریات اور ڈیٹا ویئر ہاؤس، ملکی منڈیاں اور زری انتظام، مالی منڈیاں حکمت عملی اور کارروائی، فاصلاتی نگرانی اور نفاذ، مبادلہ پالیسی اور نظام ادائیگی کے شعبوں کا بھی شکریہ جنہوں نے اعداد و شمار فراہم کیے۔

ہم مشیر بیمہ، ایس ای سی پی جناب ممتاز ہاشمی اور جناب سلمان شیخ، کمشنر ایس ای سی پی اور ان کی رفقا کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے بیمے اور غیر بینکی مالی اداروں کے شعبوں کے بارے میں اعداد و شمار فراہم کیے اور اپنی آرا سے نوازا۔

اس رپورٹ کی تمام کوتاہیوں اور اغلاط کی ذمہ داری صرف ہم پر عائد ہوتی ہے۔ اس میں درج تجزیے اور تبصرے رپورٹ تیار کرنے والی ٹیم کے ہیں اور بینک دولت پاکستان کی انتظامیہ کا ان سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

(ایف ایس آر ٹیم)

ترجمے کے بارے میں چند گذارشات

اسٹیٹ بینک کی رپورٹ مالی استحکام کا جائزہ 07-2006ء اردو میں پیش خدمت ہے۔ یہ رپورٹ اسٹیٹ بینک کے شعبۂ تحقیق کے ماہرینِ معاشیات نے انگریزی میں تحریر کی ہے جسے مترجمین کی ایک ٹیم نے ایک تجربہ کار ماہرِ معیشت کی زیرِ نگرانی اردو زبان میں منتقل کیا ہے۔ اس سے پہلے اسٹیٹ بینک مالی سال 2008 کے لیے اپنا پہلا زری پالیسی بیان اور مالی سال 2007ء کی اپنی سالانہ رپورٹ کے پہلے باب کا اردو ترجمہ شائع کر چکا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی طرف سے اردو میں اپنی منتخب رپورٹیں شائع کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملک کے معاشی حالات کا ایک غیر جانبدارانہ اور سائنسی تجزیہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ وہ اپنے معاشی فیصلے زیادہ بہتر طریقے سے کرسکیں۔ عمومی معاشی حالات اور معاشی پالیسیوں، خصوصاً زری پالیسی، کے بارے میں آگاہی جتنی بڑھے گی اسی قدر زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت بہتر ہوگی، اور یہ بات ایک مرکزی بینک کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اسی لیے اسٹیٹ بینک آئندہ بھی اپنی منتخب رپورٹوں کی اردو میں اشاعت جاری رکھے گا۔

اردو ترجمے کے ضمن میں کئی باتیں قابل ذکر ہیں۔ انگریزی میں معاشیات اور بینکاری کی بہت سی ایسی اصطلاحات ہیں جن کے اردو تراجم مروج ہیں جیسے gross domestic product کے لیے 'خام ملکی پیداوار'، investment کے لیے 'سرمایہ کاری'، deposits کے لیے 'امانتیں'، foreign exchange کے لیے 'زرمبادلہ' وغیرہ۔ لیکن بہت سی دیگر اصطلاحات ایسی ہیں جن کے لیے مروجہ اردو متبادل موجود نہیں ہیں۔ اس لیے یہ ضروری تھا کہ اصطلاحات وضع کی جاتیں۔ چنانچہ اس رپورٹ میں کئی ایسی اصطلاحات ہیں جو غالباً پہلی بار متعارف کرائی گئیں جیسے transmission mechanism کے لیے 'ترسیلی میکانیت'، venture capital کے لیے 'مخاطرہ سرمایہ' وغیرہ۔ کئی ایک صورتوں میں، جہاں مناسب اردو متبادل موجود نہیں تھا، ہم نے انگریزی اصطلاح ہی کو اردو میں اختیار کرلیا ہے، جیسے پریمیم، بروکریج، وغیرہ۔ اس کے علاوہ ہم نے محمد احمد سبزواری کی فرہنگ اصطلاحاتِ بینکاری اور شکیل فاروقی کی مرتب کردہ فرہنگ بینکاری اور مالیات سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اصطلاحات کے علاوہ بھی اقتصادیات اور بینکاری کے شعبے کی انگریزی تحریروں کا ایک مخصوص طرز بیان ہوتا ہے۔ ترجمے میں دقت یہ ہوتی ہے کہ اگر لفظ بلفظ ترجمہ کیا جائے تو روانی میں کمی آجاتی ہے اور انداز بیان غیر فطری ہوجاتا ہے اور اگر زبان بامحاورہ اور رواں رکھی جائے تو مفہوم کسی قدر مختلف ہوجاتا ہے۔ بہت سی نئی اصطلاحات، جن کے استعمال کے بغیر چارہ نہیں، کی بنا پر بھی روانی میں فرق پڑتا ہے۔ اس حوالے سے دونوں اسالیب کے درمیان توازن رکھا گیا ہے اور حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ صحیح مفہوم کا سہل ترین لفظوں میں ابلاغ ہوجائے۔

تکنیکی تحریروں اور مقالات کا اسلوب غیر شخصی اور غیر جانبدارنہ ہوتا ہے۔ انگریزی اور دیگر مغربی زبانیں ایسی تحریروں سے بھری پڑی ہیں لیکن اردو کے قارئین اس سے زیادہ مانوس نہیں۔ یہ انسیت بتدریج پیدا ہوگی۔ قارئین کی سہولت کے لیے اس رپورٹ کے آخری صفحات میں اصطلاحات کی فہرست درج ہے۔

(ترجمہ ٹیم)

اعداد وشمار سے متعلق چند باتیں

''مالی استحکام کا جائزہ'' میں مالی شعبے کے مختلف اجزا کا تجزیہ کیا گیا ہے جو سب اپنے اپنے مالی سال کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اس حوالے سے اس رپورٹ میں دو اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں، تقویمی سال اور مالی سال۔

رپورٹ میں مندرج تجزیہ مالی شعبے کے ہر جز کے پورے سال کے آڈٹ شدہ اعداد وشمار پر مبنی ہے جو زیادہ تر 2006ء ہے کیونکہ بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور کارپوریٹ شعبے کے سالانہ آڈٹ شدہ اعداد وشمار آخر دسمبر 2006ء اور غیر بینکی مالی اداروں کے اعداد وشمار آخر جون 2006ء کے ہیں۔ مالی منڈیوں اور مالی بچتوں کے اعداد وشمار مالیاتی سال یکم جولائی 2006ء سے 30 جون 2007ء تک کے ہیں۔

جہاں ممکن ہوا ہم نے تازہ ترین اعداد وشمار حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مثال کے طور پر 2007ء کی پہلی ششماہی تک کے بینکوں کے اعداد وشمار لیے گئے ہیں اور ایس ای سی پی سے رواں سال کی پہلی ششماہی تک کے غیر بینکی مالی اداروں کے اعداد وشمار حاصل کر کے شامل کر دیے گئے ہیں۔

رپورٹ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ حصہ اول میں 5 ابواب ہیں جن میں مالی شعبے کے متعلقہ موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے جبکہ حصہ دوم میں مالی شعبے کے مختلف اجزا کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ترتیب

مالی استحکام اور بینک دولت پاکستان

گورنر کا پیغام

معاشی اور مالی خطرات کا تخمینہ 1-20

حصہ اول مقالات

1۔ مالی وساطت کی کارگذاری: بینکاری تفاوت کا تجزیہ 21-32

2۔ مالی شعبے کی یکجائی 33-44

3۔ مالی تنوع کی ضرورت: پاکستان میں قرضہ منڈی کی تشکیل 45-52

4۔ بچتوں کے موجودہ رجحانات 53-62

5۔ قرضوں کی شعبہ جاتی تقسیم کے مسائل 63-68

حصہ دوم صورتحال اور کارکردگی کا جائزہ

6۔ بینکاری نظام کا استحکام 69-82

7۔ مالی منڈیاں 83-106

خصوصی سیکشن: عالمی امانتی وصولیوں کا اجرا

8۔ غیر بینکی مالی شعبے کی کارکردگی اور اسے لاحق خطرات کا جائزہ 107-138

9۔ اسلامی مالکاری خدمات 139-146

10۔ شعبہ بیمہ کے خطرات کا تجزیہ 147-162

11۔ خرد مالکاری شعبے کی کارکردگی 163-170

12۔ ادائیگی اور چکتائی کا نظام 171-174

خصوصی سیکشن: غیر مالی شعبہ 175-184

ضمیمہ جات 185-200

حوالہ جات 201-204

فہرست اصطلاحات 205-210

حصہ اول

1 مالی وساطت کی کارگذاری: بینکاری تفاوت کا تجزیہ 21

1.1 تعارف 21

1.2 پاکستان میں بینکاری تفاوت: چند حقائق 22

1.3 بینکاری تفاوت: بین الاقوامی موازنہ 24

1.4 پاکستان میں بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے عوامل 25

1.4.1 غیر سودی آمدنی اور بینکاری تفاوت 26

1.4.2 تموین اور بینکاری تفاوت 27

1.4.3 انتظامی اخراجات اور بینکاری تفاوت 27

1.4.4 ملکیت اور بینکاری تفاوت 27

1.4.5 مسابقت اور بینکاری تفاوت 27

1.4.6 کلی معاشی عوامل اور بینکاری تفاوت 28

1.5 بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے مزید عوامل 28

1.5.1 مطلوبہ نقد محفوظ اور بینکاری تفاوت 28

1.5.2 امانتوں کی ساخت اور بینکاری تفاوت 29

1.6 پالیسی تجاویز 30

1.6.1 صارفین کی آگاہی 31

1.6.2 بینک چارجز کی درستی 31

1.6.3 امانتوں کی نفع نقصان میں شراکت کی حیثیت پر نظر ثانی ہونی چاہیے 31

1.6.4 مسابقت میں اضافہ کرنا اور زیادہ حقیقت کشائی 32

2 مالی شعبے کی یکجائی 33

2.1 تعارف 33

2.2 پس منظر اور چند حقائق 33

2.3 مالی شعبے کی یکجائی کے اثرات 35

2.3.1 بینکاری نظام کے ڈھانچے پر اثرات 36

2.3.2 مسابقت پر اثرات 37

2.3.3 کارگذاری پر اثرات 38

2.3.4 مالی خطرات پر اثرات 39

2.3.5 مالی شعبے کی یکجائی کے زری پالیسی پر اثرات 42

2.3.6 نگرانی کے امور پر مالی شعبے کی یکجائی کے اثرات 43

2.4 خلاصہ اور ماحصل 43

3	مالی تنوع کی ضرورت: پاکستان میں قرضہ منڈی کی تشکیل	45
	3.1 تعارف	45
	3.2 پاکستان میں قرضہ منڈی کی حالت	47
	3.2.1 مالی نظام کی کارکردگی اور استحکام	47
	3.2.2 زری پالیسی کے سگنل کی ترسیل	48
	3.3 کارپوریٹ قرضہ منڈی کی ترقی میں حائل رکاوٹیں	48
	3.3.1 قومی بچت کی اسکیموں پر یافت	48
	3.3.2 آگاہی کے حوالے سے منڈی کی نفسیات	48
	3.3.3 لین دین کے بلند اخراجات	49
	3.3.4 غیر سیال ثانوی بازار	49
	3.4 پاکستان کے لیے مستقبل کی راہ	49
	3.4.1 بینکوں کا کردار	49
	3.4.2 ثانوی بازار میں خرید و فروخت کو فروغ دینے میں اسٹیٹ بینک کا کردار	50
	3.4.3 شرح سود کے میعادی ڈھانچے کی تشکیل	50
	3.4.4 سرمایہ کاروں کی بنیاد کی تشکیل	50
4	بچتوں کے موجودہ رجحانات	53
	4.1 تعارف	53
	4.2 قومی بچت: چند حقائق	53
	4.2.1 بچت کے اجزا	54
	4.3 مالی بچت	55
	4.4 پالیسی سفارشات	58
	4.5 کنٹریکٹ ملازمین کی بچت	58
	4.5.1 پنشن فنڈ: پاکستان اور عالمی صورتحال	59
5	قرضوں کی شعبہ جاتی تقسیم کے مسائل	63
	5.1 پس منظر	63
	5.2 چند حقائق	63
	5.3 قرضوں کی تقسیم	64
	5.3.1 اشیا سازی کا شعبہ	65
	5.3.2 زراعت	65
	5.3.3 چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے	66
	5.4 ماحصل	67

حصہ دوم

6	بینکاری نظام کا استحکام	69
	6.1 عمومی جائزہ	69
	6.2 مالی صحت کے اظہاریے	70
	6.2.1 قرضوں کا معیار	70
	6.2.2 کفایتِ سرمایہ	73
	6.2.3 آمدنی اور نفع آوری	74
	6.2.4 سیالیت کے اظہاریے	75
	6.3 مالی صحت کا اشاریہ	75
	6.4 دباؤ کی جانچ	77
	6.5 استحکام کے چند معاملات	78
	6.5.1 عرصیت کی عدم مطابقت	78
	6.5.2 مربوط نگرانی	79
	6.5.3 سرگرمیوں کے حوالے سے خطرات	80
	6.5.4 مالی مصنوعات: ماخوذیات کا کاروبار	80
	6.6 ماحصل	81
7	مالی منڈیاں	83
	7.1 بازارِ زر کی سرگرمیاں	84
	7.1.1 تجارتی سرگرمیاں	87
	7.1.2 شرح سود کا تغیر اور تفاوت	87
	7.1.3 حکومتی وثیقہ جات کا اولین بازار	89
	7.2 بازارِ مبادلہ	91
	7.2.1 بازار کے حالات	92
	7.2.2 بازارِ مبادلہ دباؤ اشاریہ	94
	7.2.3 بازارِ مبادلہ کی مزید آزادکاری	94
	7.3 سرمایہ بازاروں کی کارکردگی اور استحکام کا تجزیہ	95
	7.3.1 ایکویٹی منڈی	96
	7.3.2 مسلسل مالی مدد مارکیٹ	98
	7.3.3 کارپوریٹ قرضہ مارکیٹ۔ فہرستی اور اجرا	100
8	غیر بینکی مالی شعبے کی کارکردگی اور اسے لاحق خطرات کا جائزہ	107
	8.1 عمومی جائزہ	107
	8.2 آپریشنل فریم ورک	108

8.2.1 ملکیتی ساخت 110

8.2.2 یکجائی 111

8.3 کارکردگی کا جائزہ 112

8.3.1 سرمایہ کاری برائے مالکاری 116

8.3.2 اجارہ 119

8.3.3 مکاناتی مالکاری 122

8.3.4 مخاطرہ سرمایہ کاری 126

8.3.5 بٹہ گری 128

8.3.6 میوچل فنڈز 130

8.3.7 مضاربہ کمپنیاں 133

8.4 ماحصل 137

9 اسلامی مالکاری خدمات 139

9.1 ضابطہ ساز ڈھانچہ 140

9.2 کارکردگی کا تجزیہ 140

9.2.1 اسلامی بینک 140

9.2.2 اسلامی غیر بینکی مالی ادارے 144

9.2.3 تکافل 144

9.2.4 صکوک 144

9.3 نمو کے حوالے سے دشواریاں 145

9.3.1 ذخائر کے انتظام کے لیے خودمختار طریقے کی عدم موجودگی 145

9.3.2 سرگرمیوں کی معیاریت میں بتدریج ترقی 145

9.3.3 ضوابطی آربریٹریج کا امکان 145

9.3.4 اسلامی مالیات کے متوازی نظام کے ساتھ ضابطہ ساز فریم ورک کا طریقہ کار 145

9.3.5 خطرات کی نوعیت/اسلامی مالی اداروں کے لیے خطرات 146

9.4 ماحصل 146

10 شعبہ بیمہ کے خطرات کا تجزیہ 147

10.1 تعارف 147

10.1.1 بیمے کی عالمی صنعت کا جائزہ 147

10.1.2 پاکستان کے شعبہ بیمہ اورنو بیمہ کا عمومی جائزہ 148

10.2 شعبہ غیر حیاتی بیمہ کی کارکردگی کا عمومی جائزہ 149

10.2.1 غیر حیاتی کمپنیوں کی ایکویٹی کا ڈھانچہ 149

10.2.2 غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری 150

10.2.3 غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے پریمیم اور دعوے 150

	10.2.4 غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی نفع آوری	152
	10.2.5 غیر حیاتی بیمے کے مالی صحت کے اظہاریے	152
	10.3 حیاتی بیمے کا شعبہ	153
	10.3.1 حیاتی بیمے کے کاروبار کی ساخت	154
	10.3.2 حیاتی بیمہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری	155
	10.3.3 سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی کے اجزائے ترکیبی	156
	10.3.4 حیاتی بیمہ کمپنیوں کی عملی کارگذاری	156
	10.3.5 دعوے	157
	10.3.6 حیاتی بیمے کی مالی صحت کے اظہاریے	158
	10.4 تکافل (اسلامی بیمہ)	159
	10.5 نو بیمہ	159
	10.6 ماحصل	161
11	خرد مالکاری شعبے کی کارکردگی	163
	11.1 تعارف	163
	11.2 پالیسی ڈھانچے کی تیاری	164
	11.3 خرد مالکاری شعبے کی مجموعی کارکردگی	164
	11.3.1 خرد مالکاری بینکوں کی کارکردگی	165
	11.3.2 خرد مالکاری فراہم کنندگان اور خرد مالکاری بینکوں کے اثاثوں اور واجبات کا ڈھانچہ	166
	11.3.3 سرگرمیوں کے اعتبار سے قرضوں کی تقسیم	167
	11.3.4 قرضوں کی بلحاظ صنف تقسیم	168
	11.3.5 خرد مالکاری بینکوں کی مالی صحت	168
	11.4 پائیداری کے مسائل	169
	11.5 کیا خرد مالکاری کے شعبے کو زراعانت ملنا چاہیے؟	169
	11.6 ماحصل	169
باب 12	ادائیگی اور چکتائی کا نظام	171
	12.1 تعارف	171
	12.2 خردہ ادائیگی کا نظام	171
	12.2.1 خردہ ادائیگی کے نظام کی بہتری کے لیے اقدامات	172
	12.3 بین البینک کلیرنگ	173
	12.3.1 بروقت مجموعی چکتائی	173
	12.3.2 سوسائٹی فار ورلڈ وائیڈ انٹر بینک فنانشل کمیونی کیشنز (SWIFT)	173
	12.4 ماحصل	173

جداول کی فہرست

باب 1	مالی وساطت کی کارگذاری: بینکاری تفاوت کا تجزیہ	
1.1	پاکستان میں بینکاری تفاوت	22
1.2	مختلف ممالک کے بینکاری تفاوت کا موازنہ	25
1.3	فکسڈ ایفیکٹ پینل ریگریشن کے نتائج	26
1.4	کھاتوں کی اقسام کے لحاظ سے امانتوں کی تقسیم	30
1.5	مالیت کے لحاظ سے امانتوں کی تقسیم	30
1.6	بینکوں کی امانتوں پر منافع	31
باب 2	مالی شعبے کی یکجائی	
2.1	شعبہ بینکاری میں انضمام اور تحویل کے سودے	36
2.2	بینکوں کی تعداد	37
2.3	انضمام وتحویل کا کارگذاری بلحاظ منافع اور لاگت پر اثر	39
2.4	مالی اداروں کا باہمی انحصار	41
2.5	بین البینک انکشاف کے اظہاریے	41
2.6	زری ترسیلی میکانیت پر مالی شعبے کی یکجائی کا اثر	42
2.7	بازارِ زر کے سودوں کے لیے اداروں کی موزوں تر تعداد	43
باب 3	مالی تنوع کی ضرورت: پاکستان میں قرضہ منڈی کی تشکیل	
3.1	ایشیائی ممالک میں مالی نظام کی ساخت	45
باب 4	بچتوں کے موجودہ رجحانات	
4.1	مالی بچتوں کے رجحانات اور ساخت	56
باب 5	قرضوں کی شعبہ جاتی تقسیم کے مسائل	
5.1	مختلف شعبوں کی قرض گاری میں نمو	64
5.2	نجی شعبے کے قرضے اور جی ڈی پی میں حصے (مالی سال 2007ء)	64
5.3	نجی شعبے کے قرض میں حصہ (مالی سال 2007ء)	65
5.4	زرعی پیداواری اور ترقیاتی قرضوں کی ادائیگی	66
5.5	چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے شعبے کو دیے گئے قرضے (مالی سال 2007ء)	67

باب 6	بینکاری نظام کا استحکام	
6.1	قرضوں کا شعبہ جاتی تنوع	70
6.2	ضمانتوں کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم	71
6.3	حجم کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم	71
6.4	اثاثوں پر منافع	74
6.5	پاکستان میں کمرشل بینکوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے نتائج	77
6.6	غیر معمولی ماخوذیات میں لین دین	80
باب 7	مالی منڈیاں	
7.1	بازارِ زر کے سودوں اور نیلام کے ذریعے خالص اخراج سرمایہ (مالی سال 2007ء)	84
7.2	بازارِ زر کے سودے اور شبینہ شرح سود میں تغیر پذیری	84
7.3	لین دین کا حجم	87
7.4	شرح سود میں تغیر پذیری (فیصد)	87
7.5	بازارِ زر کے مدت وار سودے	88
7.6	ٹریژری بل-نیلامی کا خلاصہ	90
7.7	پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ-نیلامی کی کارکردگی	90
7.8	شرح کفایت نقد محفوظ	93
7.9	کراچی اسٹاک ایکسچینج کی کارکردگی	95
باب 8	غیر بینکی مالی شعبے کی کارکردگی اور اسے لاحق خطرات کا جائزہ	
8.1	غیر بینکی مالی اداروں کے لیے کم از کم مطلوبہ اداشدہ سرمایہ	109
8.2	2002ء سے 2006ء تک غیر بینکی مالی کمپنیوں اور مضاربہ شعبوں میں انضمام	111
8.3	غیر بینکی مالی شعبے کے اجزائے ترکیبی	112
8.4	غیر بینکی مالی اداروں کے اثاثے	113
8.5	غیر بینکی مالی اداروں (ماسوائے میوچل فنڈز اور مخاطرہ سرمایہ) کے اہم کارکردگی اظہاریے	115
8.6	موجودہ مالکاری برائے سرمایہ کاری کمپنیوں کے اہم کارکردگی اظہاریے	117
8.7	اجارہ کمپنیوں کی ایکویٹی	120
8.8	موجودہ اجارہ کمپنیوں کے اہم کارکردگی اظہاریے	121
8.9	ایچ بی ایف سی اور مکاناتی مالکاری کرنے والے غیر بینکی مالی اداروں کے مجموعی کارکردگی اظہاریے	124
8.10	میوچل فنڈز کے دنیا بھر میں خالص اثاثے	130
8.11	میوچل فنڈز کا ڈھانچہ	131
8.12	موجودہ مضاربوں کے اہم کارکردگی اظہاریے	135

باب 9	**اسلامی مالکاری خدمات**	
9.1	اسلامی بینکاری برانچیں	140
9.2	اسلامی بینکوں کے اثاثے اور واجبات کا ڈھانچہ	141
9.3	واپڈا صکوک میں سرمایہ کاری	142
9.4	اسلامی بینکاری خدمات کی مالکاری مصنوعات	142
9.5	مالکاری کی شعبہ وار تفصیل (قبل از تموین)	143
9.6	اسلامی بینکوں کا کارکردگی اظہاریہ	144
9.7	اسلامی غیر بینکی مالی اداروں کی کارکردگی (فیصد)	144
9.8	پاکستان میں صکوک کا اجرا	144
باب 10	**شعبہ بیمہ کے خطرات کا تجزیہ**	
10.1	2006ء میں پریمیم کی حقیقی شرح نمو	147
10.2	بیمہ اور نو بیمہ صنعت کے اثاثوں کا ڈھانچہ	149
10.3	غیر حیاتی بیمہ شعبے میں حصہ (فیصد)	151
10.4	غیر حیاتی بیمہ شعبے کے مالی استحکام کے اظہاریے	152
10.5	کم از کم مطلوبہ اداشدہ سرمایہ	153
10.6	حیاتی بیمہ کے انفرادی دعووں کی درجہ بندی	157
10.7	حیاتی بیمہ کے گروپ دعووں کی درجہ بندی	157
10.8	حیاتی بیمہ کے مالی استحکام کے اظہاریے	158
10.9	نو بیمہ کا کاروبار پاکستان میں	160
باب 11	**خرد مالکاری شعبے کی کارکردگی**	
11.1	خرد مالکاری اداروں کی رسائی	166
11.2	خرد مالکاری بینکوں کی رسائی	167
11.3	قرضوں کی بلحاظ صنف تقسیم	168
11.4	خرد مالکاری بینکوں کے معیار اثاثہ کے اظہاریے	169
باب 12	**ادائیگی اور چکتائی کا نظام**	
12.1	الیکٹرانک سودوں کے سہ ماہی رجحانات	172
12.2	الیکٹرانک سودوں کی مالیت کے سہ ماہی رجحانات	172

اشکال کی فہرست

باب1	مالی وساطت کی کارگذاری: بینکاری تفاوت کا تجزیہ	
1.1	بینکاری تفاوت کے رجحانات	22
1.2	مختلف اوقات میں بینکاری تفاوت میں تغیر	23
1.3	بینکاری تفاوت بلحاظ گروپ	23
1.4	شعبہ بینکاری کی فیس، کمیشن اور بروکریج آمدنی	26
1.5	بلامنافع امانتیں	29
1.6	بلامنافع امانتوں کا اوسط لاگت پر اثر	29
باب 2	مالی شعبے کی یکجائی	
2.1	حصہ داری کی صورتحال	37
2.2	ارتکاز کے اظہاریے	38
باب 3	مالی تنوع کی ضرورت: پاکستان میں قرضہ منڈی کی تشکیل	
3.1	بانڈز کے اجرا۔2006ء کا آخر	49
باب 4	بچتوں کے موجودہ رجحانات	
4.1	بچت کے رجحانات	53
4.2	ملکی بچت بطور فیصد جی ڈی پی	54
4.3	قومی، ملکی اور مالی بچتیں	54
4.4	سرکاری شعبے کی بچت	54
4.5	نجی بچت کی ہیئت ترکیبی	55
4.6	مالی دولت میں حصہ	55
4.7	قومی بچت اسکیموں پر حقیقی منافع	58
4.8	2005ء میں پنشن فنڈ اثاثے	59
باب 5	قرضوں کی شعبہ جاتی تقسیم کے مسائل	
5.1	نجی شعبے کے قرض اور جی ڈی پی کا تناسب	63

باب 6	بینکاری نظام کا استحکام	

6.1	اثاثوں کے حصے: اہم بینکاری گروپ	69
6.2	کل اثاثوں میں قرضوں کا حصہ	70
6.3	قرضے اور حقیقی جی ڈی پی	72
6.4	غیر اداشدہ قرضے	72
6.5	شعبہ جاتی غیر اداشدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب	72
6.6	نئے سہ ماہی غیر اداشدہ قرضے	73
6.7	کفایت سرمایہ کے اظہاریے	73
6.8	خالص غیر اداشدہ قرضوں اور سرمائے کا تناسب	74
6.9	سیالیت کے اظہاریے	75
6.10	مالی صحت کا اشاریہ	77
6.11	ایک سال بعد میعاد پوری کرنے والے اثاثے	79
6.12	فرق کا تجزیہ، جون 2007ء کا آخر	79

باب 7	مالی منڈیاں	

7.1	ریپو مارکیٹ کے نرخ (فیصد)	83
7.2	شبینہ نرخوں میں تغیر پذیری	83
7.3	شرح سود میں تفرق: ششماہی ریپو بمقابلہ ششماہی لائبور	83
7.4	خط یافت	85
7.5	ٹی بل نیلامیوں میں بولی کا انداز (زیادہ، کم، آخری، فیصد میں)	88
7.6	ٹی بل نیلامیوں میں شرکت	89
7.7	شبینہ طلبی اور ریپو میں تفاوت (30 روزہ حرکت پذیر اوسط)	89
7.8	بازار زر اور خوردہ شرح سود (فیصد میں)	89
7.9	زرمبادلہ کا حجم	91
7.10	مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی میں مخالف فریق وار زرمبادلہ سرگرمیاں	91
7.11	شرح مبادلہ میں حرکت پذیری	91
7.12	ادائیگیوں کا توازن	92
7.13	حقیقی اور نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اشاریے	92
7.14	بازار مبادلہ دباؤ اشاریہ "ب م دا"	93
7.15	"ب م دا" اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات	93
7.16	ملکی اسٹاک مارکیٹ میں غیر ملکی حصہ (مارکیٹ کی سرمایت کی فیصد کے طور پر)	96
7.17	کے ایس ای 100 اشاریہ اور ایس سی آر اے بہاؤ	96
7.18	علاقائی ایکویٹی مارکیٹوں کے اشاریے	97
7.19	کے ایس ای میں اولین عوامی پیشکشیں اور اجرا	97

7.20	بڑے شعبوں میں حصص کا مجموعی لین دین	98
7.21	اہم شعبوں کی سرمایت	98
7.22	حصص میں بینکوں کی سرمایہ کاری	98
7.23	مسلسل مالی مدد سرمایہ کاری اور کے ایس ای 100	99
7.24	مسلسل مالی مدد میں بینکوں کا حصہ	99
7.25	میعادی مالکاری وثیقہ جات کا اجرا	100
باب 8	**غیر بینکی مالی شعبے کی کارکردگی اور اسے لاحق خطرات کا جائزہ**	
8.1	غیر بینکی مالی شعبے کی ملکیت کا ڈھانچہ	110
8.2	غیر شعبہ جاتی انضمام سے وجود میں آنے والے ادارے	112
8.3	غیر بینکی مالی شعبے کی نمو	113
8.4	اثاثے اور ایکویٹی-سرمایہ کاری برائے مالکاری کے ادارے	116
8.5	سرمایہ کاری برائے مالکاری کے اداروں کی نفع یابی	118
8.6	سرمایہ کاری برائے مالکاری کے موجودہ اداروں کے اثاثوں کی تقسیم	118
8.7	سرمایہ کاری برائے مالکاری کی آمدنی میں حصہ	119
8.8	اجارہ شعبے میں ارتکاز	120
8.9	اجارہ کمپنیوں کی نمو اور نفع یابی	120
8.10	شعبہ مکاناتی مالکاری میں حصہ	123
8.11	ایچ بی ایف سی اور این بی ایف سی کے مجموعی اثاثے اور مکاناتی مالکاری کی سہولتیں	123
8.12	ایچ بی ایف سی کی نفع یابی	125
8.13	ایچ بی ایف سی اور مکاناتی مالکاری کرنے والے غیر بینکی مالی اداروں کا قرضہ جاتی سرمایہ	125
8.14	مخاطرہ سرمایہ اداروں کا مجموعی سرمایہ	128
8.15	مخاطرہ سرمایہ اداروں کی نفع یابی	128
8.16	نیشنل بینک آف پاکستان کیپٹل لمیٹڈ کے مجموعی اثاثے اور ڈسکاونٹڈ انسٹرومنٹ بیس	129
8.17	نیشنل بینک آف پاکستان کیپٹل لمیٹڈ (مالی سال 2006ء) کے اثاثوں اور آمدنی کی تقسیم	129
8.18	میوچل فنڈز کے خالص اثاثے اور اوسط ادائیگیاں	130
8.19	مضاربہ شعبے میں ارتکاز	134
8.20	مضاربہ آمدنی میں حصہ (2006ء)	135
باب 9	**اسلامی مالکاری خدمات**	
9.1	اسلامی بینکاری کی کارکردگی	141
9.2	امانتوں کا ڈھانچہ	143

باب 10 شعبہ بیمہ کے خطرات کا تجزیہ

10.1 حقیقی پریمیم بمقابلہ حقیقی جی ڈی پی 147

10.2 شعبہ بیمہ کے اثاثے 149

10.3 غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کا ایکویٹی ڈھانچہ 150

10.4 سرمایہ کاری اور منافع 150

10.5 خالص پریمیم کے اجزائے ترکیبی 151

10.6 منافع کے بڑے ذرائع 152

10.7 حیاتی بیمہ کے مجموعی پریمیم 154

10.8 اثاثوں کے اجزائے ترکیبی 155

10.9 سرمایہ کاری آمدنی کی ہیئت ترکیبی 156

10.10 شرح انتظامی اخراجات 156

10.11 مجموعی کارندہ شرح معاوضہ اور شرح اخراجات نظم ونسق (فیصد) 157

10.12 مجموعی پریمیم اور دعوے 157

10.13 نو بیمے کی گرفت 160

10.14 پی آر سی ایل کے کاروبار کا نو بیمہ 160

10.15 لازمی الحاق کا خاتمہ 161

باب 11 خرد مالکاری شعبے کی کارکردگی

11.1 خرد مالکاری بینکوں کے اثاثوں کی ساخت 166

11.2 خرد مالکاری بینکوں کی فنڈنگ کا ڈھانچہ 167

11.3 خرد مالکاری اداروں کی فنڈنگ کا ڈھانچہ 167

11.4 خرد مالکاری بینکوں کے قرضوں کی تقسیم، بلحاظ سرگرمی 168

11.5 خرد مالکاری بینکوں کا اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع 168

باب 12 ادائیگی اور چکتائی کا نظام

12.1 خردہ سودوں میں حصہ 171

12.2 خردہ سودوں کی کل مالیت میں الیکٹرانک سودوں کا حصہ 171

12.3 خودکاری نظام 173

باکسز کی فہرست

باب 2	**مالی شعبے کی یکجائی**	**23**
2.1	انضمام اور تحویل میں معاون اقدامات	36
2.2	یکجائی کے محرکات	38
باب 3	**مالی تنوع کی ضرورت : پاکستان میں قرضہ منڈی کی تشکیل**	**47**
3.1	عالمی مالی اثاثے	47
باب 4	**بچتوں کے موجودہ رجحانات**	**53**
4.1	قلیل شرح بچت کے چند ممکنہ اسباب	57
4.2	رضا کارانہ پنشن سسٹم کی خصوصیات	60
باب 6	**بینکاری نظام کا استحکام**	**71**
6.1	مالی استحکام کے اشاریے کا طریقہ کار	78
باب 7	**مالی منڈیاں**	**85**
7.1	خط یافت کی تسطیح	88
7.2	بازار مبادلہ دباؤ اشاریہ	96
7.3	مسلسل مالی مدد کی موجودہ میکانیت میں ترامیم	102
باب 8	**غیر بینکی مالی شعبے کی کارکردگی اور اسے لاحق خطرات کا جائزہ**	**109**
8.1	غیر بینکی مالی اداروں کے لیے قانونی وقواعدی فریم ورک	111
8.2	ترقیاتی مالی ادارے	116
8.3	دیہی اجارہ مالکاری کے حق میں ایک بات	123
8.4	پاکستان میں مخاطرہ سرمائے کی صنعت کی نمو میں حائل رکاوٹیں	128
8.5	مالی سال 2006ء میں قائم ہونے والے نئے میوچل فنڈز	132
8.6	میوچل فنڈز کی عالمی سرمایہ کاری کی شرائط	133
8.7	میوچل فنڈز شعبے کو درپیش چیلنجز	134
باب 9	**اسلامی مالکاری خدمات**	**139**
9.1	اسلامی مالی وساطت میں معاہدوں کی نوعیت	139
باب 10	**شعبہ بیمہ کے خطرات کا تجزیہ**	**147**
10.1	بیمے کے شعبے میں ابھرتی ہوئی منڈیاں	148
10.2	قواعدی تبدیلیاں	153
10.3	پاکستان میں بینکاشورنس	154
10.4	یونٹ لنکڈ بیمہ مصنوعات	156
باب 11	**خرد مالکاری شعبے کی کارکردگی**	**163**
11.1	خرد مالکاری ادارے	163
11.2	خرد مالکاری کا کاروبار شروع کرنے کے حوالے سے کمرشل بینکوں کے لیے رہنما ہدایات	164

مالی استحکام اور بینک دولت پاکستان

ملک میں مالی استحکام کو یقینی بنانا اسٹیٹ بینک کے مقاصد میں سے ایک ہے، جیسا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ، 1956ء میں مذکور ہے" ... (اسٹیٹ بینک) مالی نظام کے زری استحکام اور صحت کو یقینی بنانے کا ذمہ دار ہوگا"۔

مالی استحکام ایک ایسی صورتحال ہے جس میں بہترین مالی وساطت کا عمل اندرونی اور بیرونی دھچکوں کے باوجود بلاتعطل جاری رہتا ہے، اور مالی خطرات کی نگرانی اور ان سے عمدگی سے اس طرح نمٹا جاتا ہے کہ نظام کو لاحق بحرانوں کا امکان کم سے کم ہو۔ اسٹیٹ بینک کے نزدیک مالی استحکام مسلسل جاری عمل ہے جس میں مالی شعبہ معیشت اور مالی عالمگیریت کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالتا رہتا ہے۔

مالی شعبے کو معیشت کا دماغ کہا جاسکتا ہے۔ مالی وساطت کی کارگری کو یقینی بنانا اور آبادی کے تمام طبقوں کو مالی خدمات تک رسائی کی فراہمی ہی وہ بہترین صورتحال ہے جس میں اقتصادی نمو پروان چڑھ سکتی ہے۔ حقیقی معیشت اور عمومی کلی معاشی فریم ورک کے ساتھ مالی شعبے کے باہمی روابط کے حوالے سے اس شعبے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اصلاحات پر جاری عمل درآمد کے تناظر میں مالی شعبے نے پیش رفت کی ہے تاہم مالی شعبے کے مرکزی ضابطہ ساز کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک اس شعبے کی نمو بڑھانے میں سہولت کار کا کردار ادا کرتا ہے۔ اقتصادی ایجنٹوں کو مالی شعبے کی اس اہلیت پر اعتماد ہو کہ ان کی مالی ضروریات بہ آسانی اور محفوظ طریقے سے پوری ہوں گی تو ان کا یہ اعتماد مالی استحکام کے تسلسل اور فروغ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اس مقصد کے لیے سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، دی مناپلی کنٹرول اتھارٹی، بینکاری محتسب، اور وفاقی حکومت کے ساتھ قریبی رابطہ رکھتے ہوئے کام کرتا ہے۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ مالی شعبہ پاکستان میں زری پالیسی فریم ورک کے نفاذ اور اس کی ترسیلی میکانیت کا ایک اہم جزو ہے، زری اور مالی استحکام کے مقاصد ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ تمام مرکزی بینک زری پالیسی کے اپنے وظائف کی ادائیگی کی بنا پر معیشت کی نبض کو محسوس کرتے ہیں چنانچہ وہ بینکاری پالیسی اور ضوابط میں اقتصادی جہتیں، اور اس کے علاوہ صنعت کے بارے میں اپنی معلومات کو زری پالیسی سازی کے عمل میں شامل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

'مالی استحکام کا جائزہ' 2007ء سے شروع کی جانے والی ایک سالانہ دستاویز ہے، یہ مالی استحکام پر جامع تجزیہ فراہم کرنے کی ایک کوشش ہے۔ مالی استحکام کی صورتحال پر غیر جانبدارانہ تبصرہ پیش کرنے کی کوشش کے طور پر اس دستاویز میں مالی شعبے میں ہونے والی تبدیلیوں کا ایک معروضی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کا حتمی مقصد یہی ہے کہ بحیثیت مجموعی مالی شعبے کے لیے مناسب پالیسی سمت بتائی جائے۔ یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ مالی نظام کے مختلف پہلوؤں پر عوام کی معلومات میں اضافہ کر کے ان میں مباحثے کو فروغ دیا جائے۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان 'مالی استحکام کا جائزہ' میں شامل مواد پر تبصروں کا خیر مقدم کرے گا۔

گورنر کا پیغام

حالیہ برسوں میں مرکزی بینکوں اور سرکاری پالیسی سازوں کے بنیادی مقاصد میں مالی استحکام کی اہمیت زری استحکام جیسی ہوگئی ہے۔ اس کے محرکات میں مالی عالمگیریت کے وہ رجحانات جو پہلے سے زیادہ باہم مربوط عالمی معیشت کی تشکیل کرتے ہیں، پیچیدہ قسم کی مالی دستاویزات، اور مالی لین دین کے حجم میں زبردست اضافہ شامل ہیں۔ یہ تمام چیزیں مالی نظام میں بڑے بڑے خطرات اور ضرر پذیری کو جنم دے سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ ملکی حالات میں رونما ہونے والی ضرر رساں تبدیلیاں بھی مالی نظام کے استحکام کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں۔ حالیہ مالی بحرانوں نے مالی عدم استحکام اور مالی منڈیوں میں پیدا ہونے والی افراتفری کے نقصانات کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ ان نقصانات کا مشاہدہ خصوصاً ترقی یافتہ ملکوں میں قرض اور سیالیت کے حالیہ بحران سے ہوا ہے۔ ان بحرانوں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مالی استحکام اور حقیقی معیشت کے مابین بہت قریبی ربط اور ایک مثبت بازرسی میکانیت موجود ہے۔

گزشتہ چند برسوں میں پاکستان کی اقتصادی کارکردگی بے مثال رہی ہے۔ اس کی حقیقی خام ملکی پیداوار میں پانچ سالہ اوسط نمو 7 فیصد ہے۔ معاشی کایا پلٹ کے حالیہ دور میں مالی شعبے نے خود کو معیشت کے ایک ترقی پسند اور متحرک عضو کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس کی یہ کارکردگی ملک میں جاری مالی اصلاحات کے ساتھ ساتھ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی معیشت کی روزافزوں مالکاری ضروریات کے لیے بھی معاون ہے۔

عالمگیریت کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے مالی شعبے نے بین الاقوامی مالی منڈیوں کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ مالی ہم آہنگی کا یہ عمل مالی سال 2007ء میں بالخصوص تیز تر ہوا جب عالمی اماناتی وصولیوں اور اسٹاک مارکیٹ دونوں کے ذریعے ایکویٹی تمسکات میں غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری ریکارڈ مقدار میں کی گئی۔ اس کے علاوہ کارپوریٹ شعبے کی بڑھتی ہوئی طاقت اور اس کے وسعت پذیر منصوبوں کو دیکھتے ہوئے مرکزی بینک بیرونی تجارتی قرض گیری کا آغاز کرنے والا ہے جو کہ فی الوقت صرف منتخب صورتوں میں منظور کی جاتی ہے۔ اس طرح کی آزادی کے نتیجے میں کارپوریٹ شعبے کو اپنے مختلف منصوبوں کے لیے، بانڈز کے اجرا کے لیے، باضابطہ مالکاری اور اسلامی مصنوعات کے لیے بیرونی قرضوں کے حصول کا موقع ملے گا۔

مالی شعبے کے اجزائے ترکیبی پر نظر ڈالنے سے اس تشویش کو تقویت ملتی ہے کہ بحیثیت مجموعی شعبہ بینکاری پر انحصار گزشتہ چند برسوں میں بڑھ گیا ہے۔ نجی شعبے کے قرضوں کی وسعت اور ضروریات کے پیش نظر شعبہ بینکاری میں نمو بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ بینکاری خدمات تک لوگوں کی رسائی میں مسلسل بہتری آرہی ہے۔ اس شعبے کی غیر ملکی اور مقامی ملکیت میں تنوع آیا ہے اور ملک کے تمام علاقوں میں کمرشل بینکوں، خُرد مالکاری اداروں اور اسلامی بینکوں کا ایک وسیع جال پھیلا ہے۔ ان کے علاوہ، ملک میں جاری اصلاحات ایک ایسے متنوع مالی شعبے کے لیے راہ ہموار کر رہی ہیں جو معاشی نمو کے عمل میں معاون بن سکے۔ مالی سال 2006ء کے اختتام پر مالی شعبے کے اثاثے 14.5 فیصد کی نمو کے ساتھ 60 کھرب روپے ہو چکے تھے، جبکہ کراچی اسٹاک ایکسچینج میں سرمائیت کا حجم مالی سال 2007ء میں 38 فیصد اضافے کے ساتھ خام ملکی پیداوار کے 46 فیصد تک پہنچ گیا۔ میوچل فنڈز میں، جنہیں انتظامِ اثاثہ کی پیشہ ور اور قابل اعتماد فرمیں چلاتی ہیں، مستحکم نمو کی بڑی وجہ مقامی مالی منڈیوں کی بہتر کارکردگی ہے اور یہ بات مالی شعبے میں بتدریج لیکن مسلسل تنوع آنے کی نشان دہی کرتی ہے۔

یہ تبدیلیاں مالی استحکام اور مالی خدمات کے پھیلاؤ میں اضافے کا ہدف حاصل کرنے کے لیے نیک شگون ہیں۔ ملک میں جاری مالی اصلاحات کے نتیجے میں مالی شعبہ مسلسل ترقی کر رہا ہے اور اسٹیٹ بینک بھی مرکزی بینک ہونے اور اس شعبے کے سب سے بڑے ضابطہ ساز ادارے کی حیثیت سے اس کی نمو بڑھانے میں معاون کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس حوالے سے اسٹیٹ بینک کے اس اولین 'مالی استحکام کا جائزہ' میں مالی شعبے کی کارکردگی، اس کو لاحق خطرات، اور مالی استحکام پر ان خطرات کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مالی استحکام کا جائزہ ایک ایسے موقع پر جاری کیا جا رہا ہے جب عالمی مالی نظام سیالیت کے شدید بحران سے گزر رہا ہے۔نتیجتاً خطرات سے کھیلنے میں اس کی دلچسپی خاصی حد تک متاثر ہو چکی ہے جس سے قرضوں کا تفاوت بڑھ رہا ہے۔موجودہ عالمی سیالیت کے بحران کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ فی الحال اس کے اثرات بڑی حد تک ترقی یافتہ ملکوں تک محدود رہے ہیں اور اگر ابھرتی ہوئی منڈیوں پر اس کا اثر پڑا ہے تو وہ معمولی سا ہے۔تاہم امریکہ کی ناقص رہن منڈی کے اثرات روز افزوں مالی عالمگیریت کی وجہ سے دنیا بھر میں محسوس کیے گئے۔

یہ واقعات جو بنیادی طور پر مالی اختراعات کی پیچیدہ نوعیت سے ابھرے ہیں، نئی مالی مصنوعات کے لیے قواعد وضوابط اور ان سے وابستہ خطرات کے بارے میں تشویش کا سبب ہیں۔جولائی کے وسط سے منڈی کے خطرات میں اضافہ مرکزی بینکوں سے پالیسی اقدام کا تقاضہ کر رہا تھا۔نتیجتاً مرکزی بینکوں نے نقصان کی سطح کو کم کرنے کے لیے مالی منڈیوں میں سیالیت مہیا کی اور اس طرح قرضوں کے تفاوت کو مستحکم کرنے میں مدد ملی۔اسی عرصے میں برطانیہ کے ایک رہن ادارے کی گلوخلاصی سے متعدد سنگین اخلاقی مسائل سامنے آئے۔

اگرچہ عالمی منڈیوں میں موجودہ مالی افراتفری نے ایشیا کی بعض منڈیوں میں بے چینی پیدا کی تاہم پاکستان کی مالی منڈیاں مستحکم رہیں۔بین الاقوامی مالی منڈیوں کے مستحکم ہونے میں مزید وقت لگ سکتا ہے کیونکہ اضافی لیوراجیہ اور اکتشافِ خطر کے حوالے سے ضرر پذیریاں اب بھی سامنے آ رہی ہیں۔اگر ان تبدیلیوں سے اقتصادی سست روی آتی ہے تو یہ امریکہ اور یورپ کو برآمدات کرنے والے ملکوں کے لیے طلب کے سنگین مسائل کا سبب بن سکتی ہے۔علاوہ ازیں امریکہ اور یورپ میں سیالیت کی کمی ایشیا کو اور ایشیا سے سرمائے کے بہاؤ کو متاثر کر سکتی ہے۔

پاکستان میں مالی شعبہ اگرچہ مسلسل عمدہ کارکردگی دکھا رہا ہے تاہم سامنے آنے والے بعض ابھرتے ہوئے رجحانات کو علم میں لانا ضروری ہے۔

شعبہ بینکاری میں، جس کا ملکیتی ڈھانچہ گزشتہ چند برسوں میں بتدریج سرکاری شعبے سے نجی شعبے کی طرف چلا گیا ہے، غیر ملکی ملکیت کا حصہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافے کے سبب حاوی ہو چکا ہے۔اس کی وجہ شعبہ بینکاری میں سرمایہ لگانے کے عوض پرکشش منافع ہے۔اسی کے ساتھ ساتھ یکجائی، جو یوں تو پورے مالی شعبے میں رائج ہے، شعبہ بینکاری میں زیادہ رواج پاتی جا رہی ہے۔شعبہ بینکاری کا استحکام اور صحت مالی شعبے کے استحکام کے لیے نہایت اہمیت رکھتی ہے۔یکجائی کا عمل کفایتِ حجم، اور مسابقت اور جدت سے مہمیز حاصل کرنے والی اہلیتوں کو دریافت کرنے کی غرض سے شروع کیا گیا تھا۔یکجائی کے عمل کے تین بنیادی عناصر تھے، یعنی (i) انضمام اور تحویل (مقامی اور غیر ملکی دونوں)، (ii) روایتی بینکاری کے لیے نئے اجازت ناموں کے اجرا پر پابندی، اور (iii) بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں پر کم از کم سرمائے کی شرط جس پر اسٹیٹ بینک نے سختی سے عملدرآمد کیا۔اگرچہ تینوں عناصر نے مدد دی تاہم یکجائی کے عمل کا اثر اسلامی بینکوں اور خُردہ مالکاری اداروں کو اجازت ناموں کے فراخدلانہ اجرا سے کسی حد تک ماند پڑ گیا۔ان اداروں کو اسٹیٹ بینک کی مالی شمولیت کی پالیسی کے تحت فروغ دیا جا رہا ہے۔

مالی وساطت کی کارگذاری کچھ اس طرح سے ہے کہ بینکوں کی پوری توجہ صرف منافع کمانے پر ہونے کی وجہ سے خود ان کے لیے خطرات پنہاں ہیں۔ بینکوں میں بلند تفاوت، جس کا بڑا سبب امانتوں کے موجودہ ڈھانچے میں بلا سود امانتوں کا بڑا حصہ ہے اس امر کا مظہر ہے کہ مالی وساطت کی کارگذاری میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

شعبہ بینکاری میں روبہ زوال، تاہم اب بھی خاصا بلند، ارتکاز بتاتا ہے کہ اس شعبے کا استحکام بنیادی طور پر چند بڑے بینکوں پر منحصر ہے جن کے پاس اثاثوں اور امانتوں کا بھاری حصہ ہے۔یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ درمیانے حجم کے بینکوں اور غیر ملکی تحویل کی نمو سے بتدریج مسابقت پیدا ہو رہی ہے۔

اگرچہ بینکاری نظام کی طرف سے پیش کردہ مالی خدمات کا دائرہ وقت گزرنے کے ساتھ وسیع تر ہو رہا ہے، تاہم شعبہ بینکاری کے قرضوں میں کارپوریٹ شعبے کو دیے جانے والے قرضوں کا حصہ اب بھی حاوی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ مزید خردہ، کارپوریٹ اور انفرااسٹرکچر مالکاری کو فروغ دینے کے لیے بینکوں کے قرضوں کو مزید متنوع بنایا جائے۔

اسٹیٹ بینک عرصیت میں عدم مطابقت سے آگاہ ہے اسی لیے اس نے طلبی اور مدتی واجبات کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ کی مختلف شرحیں متعارف کرائی ہیں تاکہ بینکوں کو طویل مدتی امانتیں جمع کرنے پر راغب کیا جائے۔ طلبی واجبات پر (بشمول ان مدتی واجبات کے جن کی عرصیت ایک سال سے کم ہے) مطلوبہ نقد محفوظ کی شرح 7 فیصد ہے جبکہ ایک سال سے زائد عرصیت کے مدتی واجبات کو مطلوبہ نقد محفوظ سے مستثنٰی کیا گیا ہے۔

شعبہ بینکاری کی تیز رفتار نمو اور حالیہ برسوں میں بینکاری سرگرمیوں میں بڑھتے ہوئے باہمی انحصار اور پیچیدگیوں نے اس شعبے میں عملی خطرے کے امکانات میں اضافہ کردیا ہے۔ اسٹیٹ بینک بینکوں کے اندرونی کنٹرول نظام کو بہتر بنانے کے لیے فعال طریقے سے سرگرم ہے۔ باز ل دوم پر عملدرآمد سے توقع ہے کہ عملی خطرات سے نمٹنے میں مدد ملے گی کیونکہ اس فریم ورک میں عملی خطرے کے لیے مختص ہونے والے سرمائے کی واضح طور پر نشان دہی کی گئی ہے۔

بھاری سرمائے والے بڑے اداروں پر توجہ کے ساتھ ساتھ غیر بینکی مالی شعبے کی مزید نمو کا بڑی حد تک انحصار جن اقدامات پر ہے ان میں باصلاحیت شعبوں (اجتماعی سرمایہ کاری کی اسکیموں، بشمول میوچل فنڈز) کی نمو کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی، مستحکم صنعتوں (اجارہ اور مضاربہ) کے لیے مخصوص منڈیوں اور مصنوعات کی تشکیل، مالی شعبے کے ترقی پذیر حصوں (پنشن فنڈز اور مخاطرہ سرمایہ) کی تشکیل نو، اور بیمہ صنعت کی حقیقی صلاحیتوں کے استعمال میں پیش رفت شامل ہیں۔

مالی نظام کے مجموعی استحکام کو برقرار رکھنے کی غرض سے اگلے برسوں میں مالی اداروں کی طاقت اور برداشت میں اضافے کے لیے اس شعبے کو درپیش دشواریوں پر نظر رکھنی ہوگی۔

آخر میں، اس رپورٹ کی تیاری کے لیے کوششیں اور محنت کرنے پر میں ایف ایس آر ٹیم کو سراہتی ہوں۔

ڈاکٹر شمشاد اختر

گورنر

15 نومبر 2007ء